www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یادِ رفتگاں

مولانا عبدالسلام فاضلِ مدنی

آہ! مولانا عبداللہ کلسوی رحمۃ اللہ علیہ

دنیا میں حافظِ قرآن تو بہت ہیں لیکن حافظِ نماز بہت کم دیکھنے میں آئے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت مولانا عبداللہ صاحب کلسوی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ جو ۱۱ جنوری ۱۹۷۱ء بروز پیر کی صبح سے چند گھنٹے پہلے ہمیں ہمیشہ کے لیے داغِ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ حقیقت ہے کہ ایسے عالم باعمل کے اٹھ جانے سے جو خلاء پیدا ہو چکا ہے وہ مشکل سے ہی پورا ہو گا۔ چند ہی سالوں میں ہم سے علم و عمل کے بیش بہا موتی، موت کے آہنی پنجہ نے چھین لیے۔ اگرچہ وہ دنیائے فانی اور دورِ فتن سے محفوظ ہو کر ہمیشہ کے لیے میٹھی نیند سو چکے ہیں۔ لیکن ان کے چلے جانے سے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ کیونکہ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جو کام وہ سرانجام دیتے رہے اس میں کمی واقع نہ ہو۔ لیکن کون ہے جو ان کے عالی مقام مسانددرس و تدریس پر جلوہ افروز ہو۔ چنانچہ جب ان کے علمی مراکز خالی دکھائی دیتے ہیں تو دل سے آہ نکلتی ہے۔

"الٰہی! ہم تہی دامن ہیں۔ موجودہ حالات میں ہم ان کے مشن کو اچھی طرح قائم نہیں رکھ سکتے۔ تو اپنے فضلِ خاص سے ایسے خلفاء پیدا کر! جو ان بزرگوں کی خالی علمی مسانند کو پُر کر کے وہی باغ و بہار لوٹا سکیں۔"

ابھی ان علمی مراکز کی فکر دامن گیر ہوتی ہے اور ان کے خلاء کو پر کرنے والا سامنے نہیں ہوتا کہ ایک اور علمی مسند خالی ہو جاتی ہے۔

چنانچہ پچھلے چند ہی سالوں کے واقعات یاد فرمائیں کہ کس طرح قحط الرجال میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور ایک ایک ہستی جو ایک انمول گوہر تھی جن کے فراق کے زخم ابھی تازہ ہیں جن پر لگانے کو مرہم ملی نہ ڈاکٹر، کہ ایک اور علمی گھرانے کے سربراہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب کلسوئیؒ کی وفات کی خبر ملی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ــــــ اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

مولانا تقریباً ۱۹۱۲ء میں موضع کلس راجپوتاں تحصیل قصور ضلع لاہور (حال امرتسر) میں تولد ہوئے۔ مرحوم چھ بھائی اور ان کی ایک ہمشیرہ تھی۔ آبائی پیشہ زمینداری اور کاشتکاری تھا۔ قرآن مجید ناظرہ اپنی ہمشیرہ سے پڑھا (جن کے لیے تادمِ حیات دعاگو رہے) ۱۲ برس کے تھے کہ والدین یکے بعد دیگرے داغِ مفارقت دے گئے۔ پہلے بھائیوں کے ساتھ کاشتکاری میں ہاتھ بٹاتے رہے۔ مگر خدا کو کسی اور مقام پر لے جانا مقصود تھا۔ لہٰذا تعلیم حاصل کرنے کا شوق چرایا اور محمد سلیمان نامی اپنے ایک دیہاتی دوست کے ساتھ گھڑیالہ، مولانا سید محمد شریف صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے علمی ذوق و شوق کو دیکھ کر سید صاحب نے از خود چار پانچ ماہ بعد مدرسہ شمشیہ بمقام ویرووال ضلع امرتسر میں مولانا محمد ابراہیم صاحب باقی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیا۔ جہاں ۲½ سال زیرِ تعلیم رہے۔ بعد ازاں امرتسر مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ جہاں مولانا نیک محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے زانوئے تلمذ طے کیا۔ امرتسر میں قیام کے دوران انہیں خطیبِ ملت حافظ محمد اسماعیل روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ شیخ التفسیر حضرت مولانا حافظ محمد حسین امرتسری (روپڑی) رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا۔

تحصیلِ علم کے بعد سندِ فراغت لے کر اپنے گاؤں "موضع کلس" واپس آئے اور لوجہ اللہ درس و تدریس میں مصروف ہو گئے اور سورۃ الحمد سے سورۃ الناس تک قرآن مجید کا درس دیا۔ پھر تقسیمِ ملک کے بعد مضافاتِ قصور میں ایک قصبہ "سرہالی کلاں" میں رہائش پذیر ہوئے۔

چار دفعہ حج کیا۔ پہلی دفعہ ۱۹۵۰ء میں بمعہ اہل و عیال تشریف لے گئے۔ مکہ مکرمہ میں ماہ رمضان کے روزے بھی رکھے۔ پھر مزید تین بار ۱۹۵۱ء، ۱۹۵۲ء اور ۱۹۶۳ء میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ آخری بار بھی بچے ہمراہ تھے۔

۱۹۵۶ء میں مولانا عبدالحمید صاحب سوہدروی اور مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ رحمۃ اللہ علیہما

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کے اصرار پر کہ محدثِ شہیر حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد اور مسندِ تدریس کو آباد کریں، وزیرآباد تشریف لے گئے اور ۱۹۶۱ء تک وہاں کام کیا۔ وہاں سے واپس آکر دو سال و باڑی اور ایک سال لاہور دھرمپورہ میں ایک علمی مرکز مدرسہ نظامی کی بناڈال کر صحیحین کی تدریس کرتے رہے۔ مسلسل درس و تدریس سے صحت جواب دے گئی اور گھر واپس آگئے۔

آخری ایام میں بغرضِ علاج اپنے صاحبزادے حافظ ثناء اللہ صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیات و عربی وخطیب جامع مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ کے پاس مقیم تھے اور یہیں وفات پائی۔

سیرت

مولانا نہایت عقلمند اور فہم و فراست کے مالک تھے۔ طبیعت سادہ اور نرم تھی۔ لیکن حق گوئی میں بے باک تھے۔ عقیدہ کے معاملہ میں کوئی رو رعایت نہیں رکھتے تھے۔ ہمیشہ اوّل وقت نماز پڑھنے کے پابند تھے باجماعت نماز کے لیے سینکڑوں بار گردو باراں کا مقابلہ کیا۔ درس ہمیشہ دیتے جس دن نہ دیتے طبیعت خراب رہتی اور کہتے آج روحانی غذا سے محروم ہوں۔ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں بھی کبھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ حافظ ثناء اللہ صاحب کالج سے آتے تو انہیں حدیث پڑھانے میں مشغول ہوجاتے۔ اور یہ سلسلہ بڑی باقاعدگی سے جاری رہتا۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو دین و دنیا کی سربلندیوں پر سرفراز فرمائے جو اللہ تعالیٰ نے کسی حد تک پوری کردی۔ ان کے بڑے صاحبزادے حافظ ثناء اللہ صاحب کالج میں تدریس اور دینی خدمات میں دن رات منہمک رہتے ہیں۔ ان کی حالیہ خدمات مسجد میں خطبہ و درس کے علاوہ مجلس التحقیق الاسلامی اور ماہنامہ محدث لاہور کے لیے وقف ہیں۔

آخری ایام

آخری ایام میں مشکوٰۃ شریف کی کتاب الایمانؔ اور باب عیادۃ المریض و ثواب المرضؔ بڑے جذبے اور اصرار سے سنتے۔ کہتے جب سے ہوش سنبھالی ہے کوئی نماز نہیں چھوڑی۔ اب آخری ایام میں بے نماز کرکے رخصت نہ کرنا۔ جب شدید بیماری میں بار بار غنودگی آتی تو ایک صاحبزادے کو کہتے کہ میرا گھٹنا ہلاتے رہو تاکہ غفلت کا شکار نہ ہوجاؤں اور دوسرے کو کہتے کہ نماز بآوازِ بلند پڑھو اور اس کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اکثر دعا کرتے کہ وفات کا دن جمعہ ہو یا پیر۔ روزانہ استفسار کرتے۔ آج کون سا دن ہے۔ اتوار کو ۹ بجے حافظ ثناء اللہ صاحب کو سورہ اخلاص پڑھانے کے لیے کہا۔ انہوں نے تین بار بآواز بلند پڑھائی۔ کلمہ طیبہ اور شہادت بھی پڑھا۔ پھر اولاد اور لواحقین واعزا، سب کو عمومی اور خصوصی طور پر حق حقوق کی تلقین کی۔ پھر کلمہ کا ورد کرنے لگے اور زبان بند ہو گئی اور مسلسل پندرہ گھنٹے کی خاموشی کے بعد رات کو بارہ ۱۲ بجکر دس منٹ پر جب کہ شمسی اور قمری ہر لحاظ سے پیر کا دن شروع ہو چکا تھا بغیر کسی گھبراہٹ کے ایک سانس لیا جس کے ساتھ ہی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ مرحوم کی وصیت کے مطابق حافظ ثناء اللہ فاضل مدنی نے ان کے گاؤں سرہالی کلاں میں نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں دفن کیے گئے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔ آمین

پچاس روپے کی کتاب صرف اٹھارہ روپے میں

ریاض الصالحین (غزنوی)

ترجمہ بین السطور ـــ سفید کاغذ ـــ پہلی فرصت میں منگوائیں ورنہ یہ تحفہ ہاتھ نہ آئے گا۔ محصولڈاک معاف۔ پتہ ذیل سے

اوپر

شیخ الاسلام حافظ ابنِ تیمیہ کی مایہ ناز کتاب

الوسیلہ

کا اردو ترجمہ نئی تہذیب وتبویب کے ساتھ گلیز کاغذ، سائز بڑا، کتابت طباعت عمدہ رنگین ڈسٹ کور

قیمت ۱۰ روپے ○ محصولڈاک معاف

اسلامی اکادمی کشمیری بازار لاہور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ